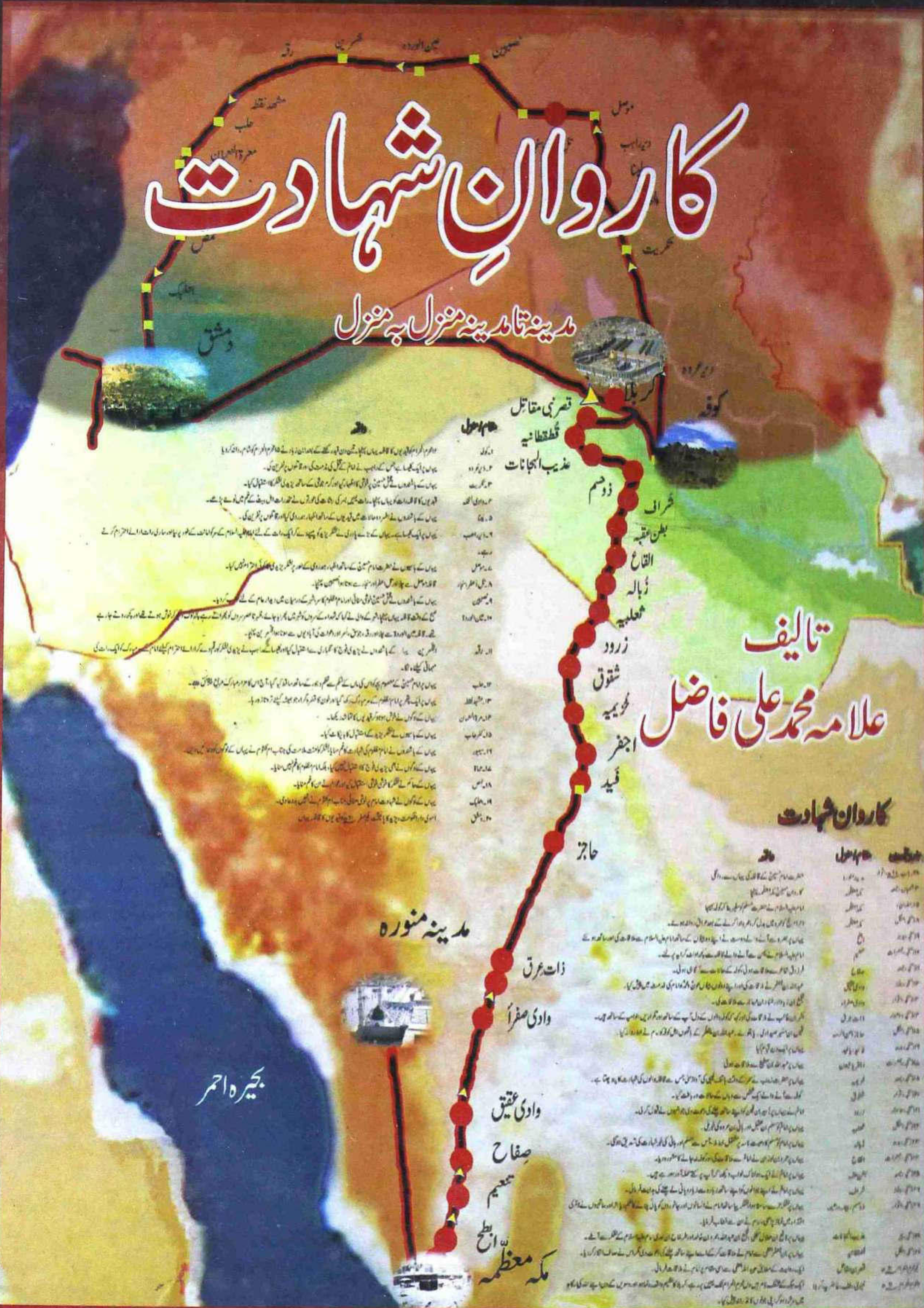
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّہدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّما خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

...............Date...........
...............Status...........
...............D. Class...........
NAJAFI BOOK LIBRARY

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

گئے۔

حملہ اولیٰ اور اصحاب کی شہادت

ارشاد شیخ مفید میں ہے: عمرو بن حجاج زبیدی نے نعرہ لگا کر سپاہ کوفہ سے کہا: او نادانو! جانتے ہو کہ کن لوگوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہو؟ حسینؑ کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں، یہ کوفہ کے شجاع اور دلاور لوگ ہیں، تمہاری جنگ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو موت کیلئے بالکل تیار ہو چکے ہیں، لہٰذا ان کے ساتھ مقابلے کیلئے کوئی شخص اکیلا میدان میں نہ جائے، ان کی تعداد محدود اور معدود ہے، اور وقت بھی بہت کم ہے، خدا کی قسم اگر تم ان کو پتھروں کا نشانہ بھی بناؤ تو یہ سب ختم ہو جائیں!!''

ـــــــــ ارشاد شیخ مفید جلد ۲ ص ۱۰۳ ـــــــــ

عمر نے یہ سن کر کہا: ٹھیک کہتے ہو تمہاری رائے بالکل صحیح ہے، کسی کے ذریعہ سپاہ کو پیغام بھیجو کہ وہ ان کے مقابلے کیلئے اکیلے میدان میں نہ جائیں''

امام حسین علیہ السلام اپنی ریش اقدس پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

''خداوند عالم کا قوم یہود پر اس وقت غضب شدید ہوا جب وہ خدا کیلئے اولاد کے قائل ہوئے، قوم نصاریٰ پر اس وقت غضب شدید ہوا جب انہوں نے خدا کو تین میں سے تیسرا مانا زردشتیوں پر اس وقت شدید ہوا جب انہوں نے سورج اور چاند کی پوجا شروع کی اور اس وقت خدا کا غضب قوم اشقیاء کے بارے میں اپنے عروج پر ہے کیونکہ یہ اپنے نبیؐ کی صاحبزادی کے فرزند کو قتل کرنے کیلئے ایک دل اور ایک زبان ہو چکے ہیں، خدا کی قسم! یہ لوگ جو مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں، میں اسے قطعاً پورا نہیں کروں گا خواہ اس کیلئے مجھے اپنے خون میں غلطان ہو کر اپنے پروردگار کے حضور ہی کیوں نہ جانا پڑے''

ـــــــــ (الملہوف ص ۴۲) ـــــــــ

عمر بن سعد امامؑ کے اصحاب کے قریب پہنچ گیا اور اپنے غلام ''دُرَید'' کا پکارا اور کہا: ''جھنڈے کو نزدیک لاؤ'' وہ اسے نزدیک لے آیا، پس عمر نے تیر کو کمان میں رکھا اور اصحابِ حسینؑ کی طرف چلا کر کہا:

''سب لوگ گواہ رہنا کہ سب سے پہلے میں نے ہی ان کی طرف تیر چلایا ہے'' اس کے بعد دوسرے لوگوں نے اصحابِ حسینؑ کی طرف تیر چلانا شروع کر دیئے۔

ـــــــــ (ارشاد شیخ مفید جلد ۲ ص ۱۰۱) ـــــــــ

اب تیروں کی بارش شروع ہوگئی اور کوئی بھی ایسا صحابی نہیں تھا جسے تیر نہ لگا ہو۔

______ (بحار الانوار جلد ۴۵ ص ۱۲) ______

اب حجت تمام ہو چکی تھی حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

”قُومُوا اَيُّها الْكِرامُ اِلَى الْمَوتِ الَّذِیْ لا بُدَّمِنهُ ، فَاِنَّ هٰذِهِ السَّهَامَ رُسُلُ الْقَوْمِ اِلَيْكُمْ فَوَاللّٰهِ مَابَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اِلَّاالْمَوْتَ ، يَعْبُرُ بِهٰؤُلَآءِ اِلٰى جِنَانِهِمْ وَبِهٰؤُلَآءِ اِلٰى نِيْرَانِهِمْ“

اے شریف لوگو! اب اٹھ کھڑے ہو جاؤ اس موت کی طرف جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، ان لوگوں کی طرف سے یہ تیر درحقیقت تمہارے لئے موت کا پیغام ہیں، خدا کی قسم تمہارے اور ان کے درمیان ،اور جنت و دوزخ کے درمیان صرف اور صرف موت کا فاصلہ ہے جو تمہیں جنت میں اور انہیں جہنم میں لے جائے گی۔

اس کے بعد اصحابِ حسینؑ نے بھی مل کر ان پر ایک اجتماعی حملہ کیا اور حق و باطل کی فوج میں گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی جب حملہ ختم ہوا اور جنگ کی گرد بیٹھ گئی تو معلوم ہوا کہ امام کے پچاس جاں نثار ساتھی جام شہادت نوش کر چکے تھے۔

______ (بحار الانوار جلد ۴۵ ص ۱۲) ______

حملہ اولیٰ کے شہداءؑ:

(ابصار العین، وسیلۃ الدارین، تنقیح المقال، مقتل الحسین مقرم میں ہے کہ)

اس حملہ میں شہید ہونے والوں کی تعداد روایات میں اگر چہ پچاس بتائی گئی ہے، مگر ہمیں جو نام مل سکے ہیں ان کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔

حروف تہجی کی ترتیب میں:

۱۔ ادہم بن امیہ ۲۔ امیہ بن سعد ۳۔ بُشر بن عمر ۴۔ جابر بن حجاج ۵۔ حُباب بن عمر ۶۔ جبلہ بن علی ۷۔ جنادہ بن کعب ۸۔ جندب بن حجیر کندی ۹۔ جوین بن مالک ۱۰۔ حارث بن امراء القیس ۱۱۔ حارث بن نبہان ۱۲۔ حجاج بن بدر ۱۳۔ حُلاس بن عمر ۱۴۔ زاہر بن عمرو ۱۵۔ زُہیر بن سُلیم ۱۶۔ سالم غلام عامر بن مسلم